

# فضائل سیدنا امام علی رضا

عن أنس رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : « مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ ، إِنْ لَمْ يُصْبِكَ مِنْ عِطْرِهِ أَوْ قَالَ : يُعْطِكَ مِنْ عِطْرِهِ ، أَصَبَتْ مِنْ رِيحِهِ ، مِنْ رِيحِهِ »

ج 9، ص 387

هذا  
العربية . أخرجه أبو داود في « سُنَّته » (١) . عن عبد الله بن الصَّبَّاح ، عن سعيد بن عامر ، فوقع لنا بدلاً عالياً بدرجتين .

۱۲۵ - علي الرضی \*

الإمام السَّيِّد ، أبو الحسن ، علي الرضی بن موسى الكاظم ، بن جعفر الصادق ، بن محمد الباقر ، بن علي ، بن الحسين ، الهاشمي العلوي المدني ، وأمه ثوبية اسمها سُكينة .

مولده بالمدينة في سنة ثمان وأربعين ومئة عام وفاة جدّه .

سمع من أبيه ، وأعمامه : إسماعيل ، وإسحاق ، وعبد الله ، وعلي ، أولاد جعفر ، وعبد الرحمن بن أبي الموالي ، وكان من العلم والدين والشوّد بمكان .

يقال : أفتى وهو شاب في أيام مالك . استدعاه المأمون إليه إلى

شَيْخُ الْإِسْلَامِ النَّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

١٢٧٤ - ١٢٤٨



الجزء التاسع

حَقَّقَ هَذَا الْجُزْءَ  
كاميل انحرط

أَشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِ الْكِتَابِ وَخَرَّجَ أَسَانِيدَهُ  
شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

علی رضا، امام، سید، ابو الحسن، علی رضا بن موسیٰ کاظم، بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حسین ہاشمی علوی مدنی، علم دین داری اور سیادت میں اپنا مقام رکھتے تھے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جوانی میں امام مالک کے دور میں فتوے دینے شروع کر دیے تھے۔

# فضائل سیدنا امام علی رضا

وابنہ علی بن موسی الرضا : کبیر الشان ، لہ علم و بیان ، ووقع فی النفوس ، صیرہ المأمون ولی عہدہ لجلالہ ، فتوفي سنۃ ثلاث ومئین .

وابنہ محمد الجواد : من سادة قومه ، لم يبلغ رتبة آبائه في العلم والفقه .

وكذلك ولده الملقب بالهادي : شريف جليل .

وكذلك ابنه الحسن بن علي العسكري . رجمهم الله تعالى .

فاما محمد بن الحسن هذا : فنقل أبو محمد بن حزم : أن الحسن مات

سیدنا امام موسی کاظمؑ کے بیٹے سیدنا امام  
علی رضاؑ بڑی شان والے تھے ان کا علم  
بہت وسیع تھا وہ بہت فصیح البیان تھے  
لوگوں کے دلوں میں انہوں نے اپنی  
محبت کی شمع روشن کر رکھی تھی۔

سَيِّدُ الْعَالَمِ النَّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الدهبي

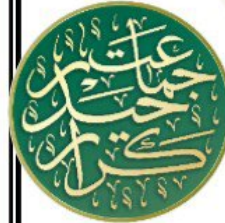
المتوفى

٥٧٤٨ - ١٣٧٤ هـ

الجزء الثالث عشر

حَقَّقَ هَذِهِ الْجُزْءَ  
عَلِيُّ ابْنُ زَيْدٍ

أَشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِ الْكِتَابِ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ  
شُعَيْبُ الْأَرْنَؤُوطُ



مؤسسة الرسالة

ج 13، ص 121



# فضائل سیدنا امام علی رضا

- ۲۹۰ -

امام علی رضاؑ کا اپنے زمانے میں سب سے زیادہ تذکرہ تھا اور سب سے زیادہ ان کی قدر و منزلت تھی اسی وجہ سے خلیفہ مامون نے ان کو اپنے مصاحبین میں جگہ دی اپنی بیٹی ان کی زوجیت میں دے دی۔

عنیت یا ابت فلم یحتملہا و حادث سبباً لإمساكہ نہ وحمہ معہ إلی بغداد، وحبسہ فلم یخرج من حبسہ إلاّ میتاً مقیداً ودفن جانب بغداد الغربي، وظاهر هذه الحکایات التناقض إلاّ أن یحمل علی تعدد الحبس وكانت أولاده حين وفاته سبعة وثلاثین ذکراً وأنثراً.

منہم (علی الرضا)

وہو أنبہم ذکراً وأجلہم قدراً. ومن ثم أحلہ المأمون محل مہجته وأنکحہ ابنتہ وأشركہ فی مملکتہ وفوض إلیہ أمر خلافته، فأنہ کتب بیده کتابا سنة إحدى ومائتین بأن علیا الرضا ولي عہدہ وأشهد علیہ جمعا کثیرین. لکنہ توفي قبلہ فأسف علیہ کثیراً. وأخبر قبل موتہ بأنه یأکل عنباً ورمانا مہوثاً وموت. وأن المأمون یرید دفنہ خلف الرشید فلم یستطع فکان ذلک کلہ کما أخبر بہ.

الصَّوَاعِقُ الْمُخْرِقَةُ

فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْبِدْعِ وَالزُّنْدَقَةِ

وَبِلِّيه كِتَابٌ

تَظْهِيرِ الْجَنَانِ وَاللِّسَانِ

عَنِ الْخَطُوبِ وَالنُّصُوحِ بِتَلَبِّ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

كَلَامُهَا تَأْلِيفُ

الْمُحَدِّثِ أَحْمَدَ بْنَ حَجَرٍ الْهَيْتِيِّ الْمَكِّيِّ

٨٩٩ هـ. [١٤٩٤ م.] - ٩٧٤ هـ. [١٥٦٦ م.]

قد اعتنى بطبعه طبعه جديدة بالأولست

مكتبة الحقيقة



يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ٥٧ استانبول-تركيا

ميلادي

هجري شمسي

هجري قمری

٢٠١٣

١٣٩١

١٤٣٤

من اراد ان يطبع هذه الرسالة وحدها او يترجمها إلى لغة أخرى فله من الله الاجر الجزيل ومننا الشكر الجميل وكذلك جميع كتبنا كل مسلم مأذون بطبعها بشرط جودة الورق والتصحيح

صفحة: 290

# فضائل سيدنا امام علي رضا

ثققات ابن حبان ( علي بن عمر - علي بن موسى ) ج - ۸

امام علی رضا بن موسیٰ سادات اہل بیت رضی عنہم سے ہیں۔ اہل بیت کے ذہین ترین لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، وہ ہاشمیوں میں ایک جلیل القدر اور شریف ہستی سمجھے جاتے ہیں، آپ کی وفات طوس میں ہوئی وفات کا سبب وہ مشروب تھا جو مامون نے آپ کو پینے کے لئے دیا تھا، مشروب پیتے ہی امام کا انتقال ہو گیا۔

مزاحم، روى عنه وكيع بن الجراح .  
( علي ) بن بحير، يروى عن أبيه، روى عنه إبراهيم بن شبيب اللؤلؤى .  
( علي ) بن ثابت الجزري، مولى العباس بن محمد الهاشمي، كنيته أبو الحسن، يروى عن عبد الحميد بن جعفر، روى عنه علي بن حجر السعدي وأهل الجزيرة، ربما خطأ .

( علي ) بن موسى الرضا و هو علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، أبو الحسن، من سادات أهل البيت وعقلائهم، وجملة الهاشميين ونبلائهم، يجب أن يعتبر حديثه إذا روى عنه غير أولاده وشيعته وأبي الصلت خاصة، فإن الأخبار التي رويت عنه وبين بواطيل إنما الذنب فيها لأبي الصلت ولأولاده وشيعته، لأنه في

نفسه كان أجل من أن يكذب، ومات علي بن موسى الرضا بطوس من شربة سقاء ' إياها المأمون فات من ساعته، وذلك في يوم السبت آخر [ يوم - ٢ ] سنة ثلاث ومائتين وقبره بسناباذ خارج النوقان مشهور يزار بحسب قبر الرشيد، قد زرته مرارا كثيرة وما حلت بي شدة في وقت مقامي

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف الثمانية ١/١٦/٤



كتاب الثققات  
للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم  
التميمي البستي  
( المتوفى سنة ٨٣٥٤ - ٩٦٥ م )

طبع  
بإعانة وزارة المعارف للحكومة العالمة الهندية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد الحميد خان مدير دائرة المعارف الثمانية

الطبعة الأولى

مطبعة دار المعارف الهندية

١٣٩٣ - ١٩٧٣ م







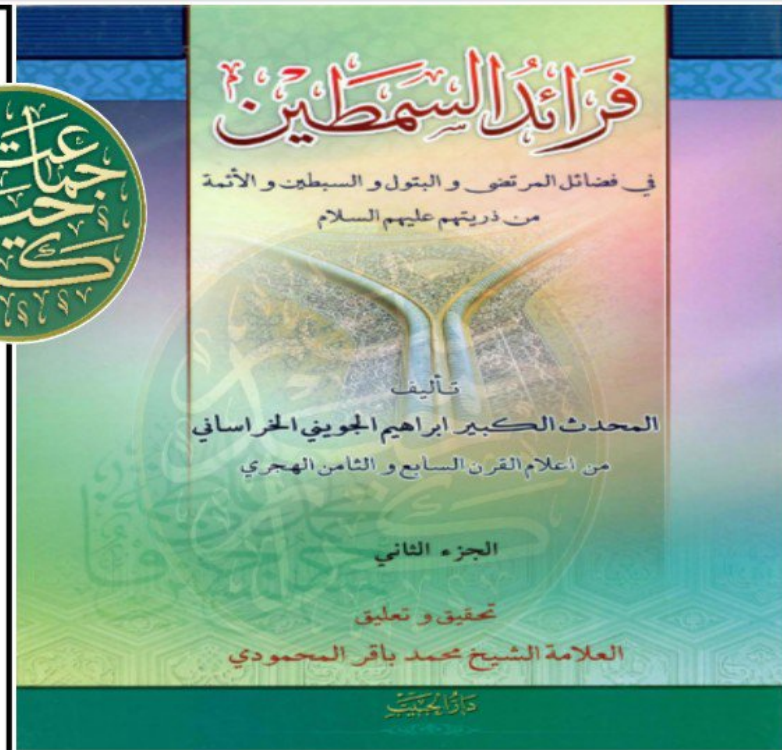
# فضائل سیدنا امام علی رضا

الباب التاسع والثلاثون من السمت الثاني من فرائد السمطين ١٨٧

## الباب التاسع والثلاثون<sup>(١)</sup>



في ذكر بعض مناقب الإمام الثامن مظهر خفيات الأسرار ومبرز خبيات الأمور الكوامن ، منع المكارم والميامن ومنع الأعالي الحضارم والأيامن ، منع الجناب ، رفيع القباب ، وسيع الرحاب ، هموم السحاب<sup>(٢)</sup> عزيز الألفاف ، غزير الأكثاف ، أمير الأشراف ، قرّة عين آل ياسين ، وآل عبد مناف السيد الطاهر المعصوم ، والعارف بحقائق العلوم ، والواقف على غوامض السرّ المكتوم ، والمخبر بما هو آتٍ ، وعما غيّر ومضى ، المرضي عند الله سبحانه برضاه عنه في جميع الأحوال ، ولذا لقّب بالرضا عليّ بن موسى صلوات الله على محمد وآله خصوصاً عليه ما سجّ سحاب وهما ، وطلع نبات ونما .



آٹھویں امام، رازہائے سر بستہ کو ظاہر کرنے والے، کائنات کی مخفی باتوں سے پردہ اٹھانے والے، مکارم اخلاق اور عطیات و برکات کا سرچشمہ، اعلیٰ کرداروں کے تتبع، عاجزی کا اظہار کرنے والے بلند قبہ والے، وسیع دسترخوان سجانے والے، جود و کرم کی بارش برسانے والے لطف و کرم کے خوگر، دور کے لوگوں پر بھی نوازشیں کرنے والے، اشراف کے امیر، آل یاسین اور آل عبد مناف کی آنکھوں کی ٹھنڈک، سید، طاہر، معصوم، علوم کے حقائق سے باخبر، پوشیدہ امور سے واقف، آنے والے واقعات کی پیشگی خبر دینے والے، جو کچھ گزر گیا، اس سے باخبر کرنے والے، ہر قسم کے حالات میں اللہ سبحانہ کی رضا سے خوش اور مطمئن، اسی لیے ان کا لقب رضا ہے اور نام ہے علی بن موسیٰ۔



# فضائل سیدنا امام علی رضا

## الباب الثامن

فی ابی الحسن علی بن موسی الرضا  
(علیه السلام)



قد تقدم القول في أمير المؤمنين علي وفي زين العابدين علي  
وجاء هذا علي الرضا ثالثهما، ومن أجمع النظر والفكرة وجده في  
الحقيقة وارثهما فيحكم كونه ثالث العليين، نما إيمانه وعلا شأنه وارتفع  
مكانه واتسع إمكانه وكثر أعوانه وظهر برهانه، حتى أحله الخليفة المأمون  
محل مهجته وأشرکه في مملكته وفوض إليه أمر خلافته وعقد عليه علي  
رؤوس الاشهاد عقدة نكاح ابنته، وكانت مناقبه عليه وصفاته سنية  
ومكارمه حاتمية وشنشتته أخزمية وأخلاقه عربية ونفسه الشريفة هاشمية  
وارومته الكريمة نبوية . فمهما عد من مزاياه كان (عليه السلام) أعظم  
منه ومهما فصل من مناقبه كان أعلى رتبة منه .

جو بھی امام علی رضا کی شخصیت اور کردار پر گہری نظر ڈالے گا، اسے معلوم ہوگا کہ صحیح معنوں میں اپنے اجداد کے وارث یہی تھے، ان کی شان بہت بڑی تھی، وہ بڑے عالی مرتبت تھے، ان کے علم و عمل میں بڑی وسعت تھی، ان کے معین و مددگار بھی بہت تھے، ان کی عظمت کے دلائل واضح تھے، یہی وجہ ہے کہ خلیفہ مامون نے انھیں ولی عہد بنایا۔ ان میں موجود صفات بہت عمدہ تھیں، ان کے اخلاق بلند تھے، ان کے اندر خوبیاں بے شمار تھیں، وہ عربی اخلاق کے حامل تھے، ان کی ذات ہاشمی شرفاء کی تھی، ان کی اصل نبوی جو دو سخاوت تھی، جس قدر بھی ان کی خوبیوں کا تذکرہ کیا جائے وہ کم ہی ہوں گی، اسی طرح جس قدر بھی ان کے مناقب بیان کیے جائیں، ان کا مقام ان سے کہیں اعلیٰ تھا۔



# فضائل سیدنا امام علی رضا

( فی ذکر ولده محمد الجواد )

— ۳۵۸ —

وہ پاکیزہ اور طہارت میں ممتاز حضرات ہیں ان کے دامن عیوب و نقائص سے پاک ہیں جہاں کہیں ان کا ذکر جمیل ہوتا ہے تو ان پر درودوں کی بارش ہوتی ہے۔ جب کسی کا نسب بیان کیا جائے اور اس کے پاس علوی نہ ہو تو پھر کبھی بھی اس کے پاس کوئی قابلِ فخر چیز نہیں ہے جس کا ذکر کیا جائے۔ اے دنیا کے انسانو! اللہ نے جب کسی مخلوق کو پیدا کیا تو اسے خوب مستحکم کیا، اللہ نے تمہیں صاف اور پاکیزہ بنایا اور تمہیں اس نے منتخب کیا ہے۔ آپ حضرات کا تعلق ملا اعلیٰ سے ہے اور آپ لوگوں کے پاس کتاب الہی کا علم ہے اور قرآن پاک کی بہت سی صورتوں میں آپ حضرات کا ذکر جمیل ہے۔

وفیه یقول أبو نواس:

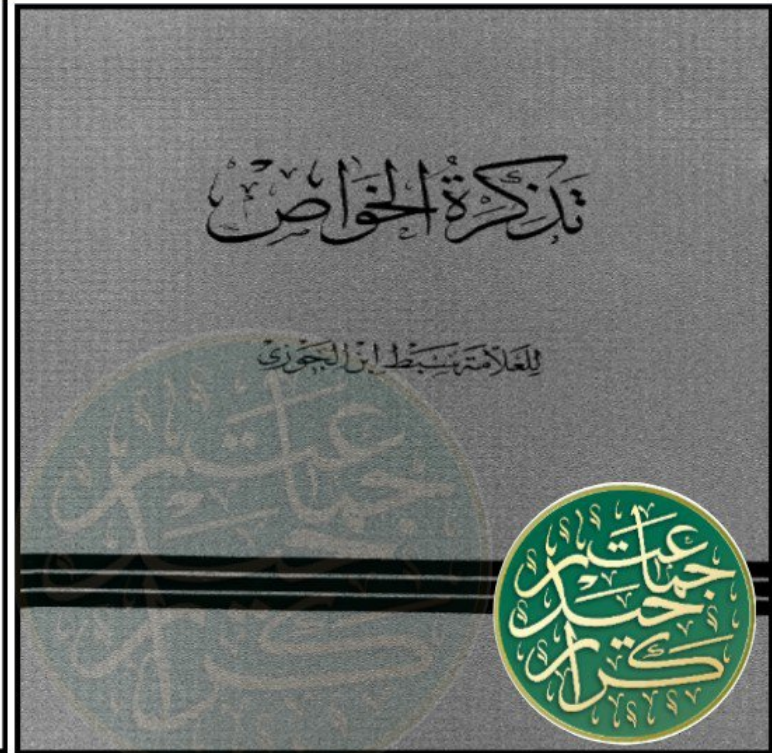
قيل لي أنت أوحى الناس في كل كلام من المقال بديه  
لك في جوهر الكلام فنون ينثر الدر في يدي مجتنيه  
فعلى ما تركت مدح ابن موسى والحاصل التي تجمعن فيه  
قلت لا اعتدى لمدح امام كان جبريل خادماً لايه

( ذکر اولادہ )

محمد الامام أبو جعفر الثاني و جعفر و أبو محمد الحسن و ابراهيم وابنة واحدة .

## فصل فی ذکر ولده محمد الجواد

هو محمد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن  
أبي طالب عليه السلام ، وكنيته: أبو عبد الله ، وقيل أبو جعفر ، ولد سنة خمس وتسعين  
ومائة من الهجرة وتوفي سنة مائتين وعشرين وهو ابن خمس وعشرين سنة وكان





# امام جعفر بن محمد کا لقب صادق

امام جعفر بن محمد بن علی  
"صادق" کے اشہر ترین  
لقب سے مشہور ہیں۔

مزیں سے ہم اس سے بیرو جا اور ان میں سے یہ وہ یہاں بیت بوت سے ہیں اور جو ہی  
کتے ہیں حق و صداقت پر مبنی ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

آپ امام ششم ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور بعض کے نزدیک ابو اسماعیل ہے  
آپ "صادق" کے اشہر ترین لقب سے معروف ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام فروہ بنت قاسم  
بن محمد بن ابوبکر الصدیق ہے۔ ام فروہ کی اس حضرت اسامہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق  
ہیں۔ اسی باعث حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو بار حرم دیا۔

شواہد النبوة  
لنقویہ زیقین اہل الفتیحة

حضرت علامہ نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سرہ ایسا



ترجمہ  
بشیر حسین ناظم ایم ای

مقدمہ  
علامہ پیرزان اقبال احمد فاروقی ایم  
ناشر

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور

صفحہ نمبر 326